# اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین

مجلّہ فقہ اسلامی کا خصوصی شمارہ آپ کے ہاتھ میں ہے، جوکہ کئی ماہ کے انتظار کے بعد منظر عام پر آیا ہے،اس کا بڑا سبب اچھے معیاری اور تحقیقی مضامین کا نہ آنا ہے۔زیر نظر شمارہ حرمت تکفیر مسلم، خصوصی شمارہ ہے، اس میں ایک مفصل تحقیقی مقالہ شائع کیا جارہا ہے جس میں تکفیر مسلم جیسے اہم موضوع کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ اللہ تعالی فاضل مقالہ نگار کو اجر جزیل عطا فرمائے کہ انہوں نے اس مقالہ میں تحقیق کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تحقیقی انداز ہی اختیار کیا ہے اور نفس مسئلہ کو سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس مقالہ کا محرک گزشتہ ادوار اور عصر حاضر میں مختلف لوگوں پر لگنے والے کفر کے فتاوی ہیں جن کی زد میں خود مقالہ نگار ان کے مرشد کریم اور ان کے بعض اساتذہ بھی آچکے ہیں، اور کون سا شخص ایسا ہے جو کسی فتوی تکفیر کی زد میں نہو، یہاں تو عالم یہ ہے کہ شیعہ اور بریلوی، دیوبندی علماء کے فتوی تکفیر کی زد میں ہیں، اور دیوبندی حضرات، شیعہ اور بریلوی علماء کے فتوی تکفیر کی زد میں، جبکہ غیر مقلدین، مقلدین کے فتاوی تکفیر کی زد میں تو باقی کون ہے؟ جس کا اسلام یا ایمان فتاوی تکفیر کی زد سے محفوظ ہے۔علاوہ ازیں مذہبی جماعتوں اور تنظیموں کے باہمی تنازعات کی بناء پر اور اپنی ذاتی پسند و ناپسند کی بناء پر، حسد وعناد کی بناء پر اور نہ جانے کس کس بناء پر قلم برداشتہ مفتی حضرات اور واعظانِ شیریں بیان روز کفر کے فتوے اور بیان جاری کرتے ہیں۔زیر نظر مقالہ اس امر کو واضح کرنے کی ایک کوشش ہے کہ اپنی ہی قوم کے افراد کی تکفیر سے نفرتیں، عدواتیں اور دوریاں بڑھتی ہیں محبت فاتح عالم پیدا نہیں ہوتی۔امت مسلمہ پہلے ہی انتشار کا شکار ہے، ایسے میں نت نئے کفر کے فتوں سے ہر روز نئے کافر تیار کرنا کہاں کا اسلام ہے؟ کیا اس طرز عمل سے امت مسلمہ کو کوئی فائدہ پہنچ رہا ہے؟ عالمی سطح پر مسلمان جس صورتحال سے دوچار ہیں اس میں مسلمانوں کو ملانے اور متحد کرنے کی ضرورت ہے نہ کہ کاٹنے اور تقسیم کرنے کی۔اللہ رب العزت اس مقالہ کو افراد امت کے لئے نافع بنائے اور اس کا مطالعہ مفید ثابت ہو۔(آمین)